٢١٥٨ ب
٣٤/١/١٢

Darul ifta Darul uloom

المحیط البرہانی، امداد الفتاوی اور جواہر الفقہ میں مطلقا ارض موقوفہ پر عشر واجب لکھا ھے .جبکہ کتاب الفقہ اور مسائل رفعت سے عدم وجوب! صحیح بات کیا ہے؟

مسئلہ:وقف شدہ مال پر بھی زکوۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ اسکا کوئ مالک نہیں ھوتا، اسی طرح اس کھیتی پر بھی زکوۃ (عشر) نہیں ہے .جومباح ہے(غیرمملوکہ اراضی)زمین کی پیداوار ھو .کیونکہ اسکا کوئ مالک نہیں ہے..

کتاب الفقہ ص 961 ج 1

وکتاب الزکاۃ ج 1

مسئلہ،

اسی طرح اس حکم سےوہ مال بھی خارج ہےجوکسی کےلیئے معین کیئے بغیر وقف کیا گیا ہو،مثلا، کوئ باغ مسجد یاسرائے کیلئے یابالعموم فقراء و مساکین کے لئے بلاتعین وقف ھو تواس کے پھلوں اور پیداوارپرزکوۃ(عشر)نہیں ہے.البتہ اگروہ زمین(وقف شدہ)ٹھیکہ پر دی گئ اوراس پرکھیتی کی گئ توٹھیکہ دارکواس کےلگان کےعلاوہ زکوۃ(عشر)بھی دینی پڑےگی.(کتاب الفقہ ص 963ج 1.)

(جواب منسلک ہے....)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

وقف زمین کی زرعی پیداوار پر عشر وخراج کے وجوب کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ احنافؒ کے ہاں اس میں عشر وخراج واجب ہے، خواہ وہ زمین معیّن افراد پر وقف ہو یا جہتِ عامّہ جیسے مسجد، سرائے وغیرہ پر وقف ہو، کیونکہ عشر کا تعلق زمین کی پیداوار سے ہے نہ کہ زمین کی ملکیت سے۔

مسائلِ رفعت قاسمی (ج۱۰، ص۱۵۷، مسائل زکوٰۃ) میں کتاب الفقہ کے حوالہ سے جو مسئلہ لکھا گیا ہے کہ زمین اگر کسی کیلئے متعیّن کئے بغیر وقف کی گئی ہو تو اس زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں ہے، یہ شوافعؒ کا مذہب ہے، احنافؒ کا نہیں ہے جیسا کہ ذیل کے حوالہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔ جبکہ فقہاءِ احنافؒ کا مذہب وہی ہے جو المحیط البرھانی اور جواہر الفقہ (۳/ ۲۵۰) وغیرہ میں مذکور ہے کہ موقوفہ زمین کی زرعی پیداوار میں عشر وخراج واجب ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ تفصیل وقف زمین کی زرعی پیداوار پر عشر وخراج کے وجوب کے بارے میں ہے، لیکن اگر زمین سے زرعی پیداوار کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے آمدنی حاصل ہو، تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

المجموع شرح المهذب (5/ 575)

ثمار البستان وغلة الارض الموقوفين ان كانت علي جهة عامة كالمساجد والقناطر والمدارس والربط والفقراء والمجاهدين والغرباء واليتامى والارامل وغير ذلك فلا زكاة فيها هذا هو الصحيح المشهور من نصوص الشافعي رضى الله عنه وبه قطع الاصحاب وقدسبقت هذه المسألة في جميع الطرق وحكى ابن المنذر عن الشافعي أنه قال يجب فيها العشر وهذا النقل غريب: وقد سبقت هذه المسألة في أول باب صدقة المواشي وذكرنا هناك أن الشيخ أبا نصر قال هذا النص غير معروف عند الاصحاب وان كانت موقوفة علي انسان معين أو جماعة معينين أو على أولاد زيد مثلا وجب العشر بلا خلاف لانهم يملكون الثمار والغلة ملكا تاما يتصرفون فيه جميع أنواع التصرف.

الفقه على المذاهب الأربعة – الجزيري (1/ 984)

الشافعية قالوا : زكاة الزروع والثمار تجب بشروط ثلاثة زيادة على ما تقدم . الأول : أن يكون مما يقتات اختيارا : كالبر والشعير والأرز والذرة والعدس والحمص والفول والدخن فإن لم يكن صالحا للاقتيات : كالحلبة والكراويا والكزبرة والكتان فلا زكاة فيه وكذا ما يقتات به عند الضرورة : كالترمس ونحوه

الثاني : أن يكون مملوكا لمالك معين بالشخص فلا زكاة في الموقوف على المساجد على الصحيح إذ ليس لها مالك معين كما لا زكاة في النخيل المباح بالصحراء إذا لم يكن لها مالك معين الثالث : أن يكون نصابا فأكثر.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (2/ 6)

وأما على ظاهر الرواية فلأن العشر مؤنة الأرض النامية كالخراج فلا يعتبر فيه غنى المالك، ولهذا لا يعتبر فيه أصل الملك عندنا حتى يجب في الأراضي الموقوفة وأرض المكاتب بخلاف الزكاة.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 326)

(و) تجب في (مسقي سماء) أي مطر......ويجب مع الدين وفي أرض صغير ومجنون ومكاتب ومأذون ووقف......**قال في الشامية تحته**......(قوله: ووقف) أفاد أن ملك الأرض ليس بشرط لوجوب العشر وإنما الشرط ملك الخارج؛ لأنه يجب في الخارج لا في الأرض، فكان ملكه لها وعدمه سواء بدائع.

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة (2/ 564)

ويؤخذ العشر من الأراضي العشرية إذا كان المالك مسلماً صغيراً كان، أو كبيراً عاقلاً كان، أو مجنوناً، وكذلك يجب في أرض المكاتب، وفي أرض الوقف؛ لأن هذا حق مال يجب بسبب أرض نامي، فيجب على هؤلاء كالخراج........................والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم

سلمان احمد

سلمان احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/ربیع الاوّل/۱۴۳۷ھ

۱۵/دسمبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنّان عفی عنہ

۳/ربیع الاوّل/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۳ ربیع الاول

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱۴۳۷/۳/۳ھ

الجواب صحیح

بندہ ابراہیم عیسیٰ

۱۴۳۷-۳-۳ھ

دار الافتاء

۳۰/۱۷۶۳

۱۴۳۷/۳/۳

۲۰۱۵/۱۲/۱۵

الجواب صحیح

۱۴۳۷-۳-۳